ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

تفسیر القرآن بالقرآن میں اختلاف اور قرآنی آیات کے معانی پر اس کے اثرات: تفسیر معارف القرآن اور تفسیر الکوثر کا تقابلی مطالعہ

Differences in the Interpretation of the Qur'an through the Qur'an and its Effects on the Meanings of Qur'anic Verses: A Comparative Study of Tafseer Ma'ariful Qur'an and Tafseer al-Kawthar

Saira Khalid
MPhil Scholar, Department of Islamic Thought and Culture, NUML University, Islamabad

Dr. Muhammad Umar Farooq*
Assistant Professor, Department of Islamic Thought and Culture, NUML University, Islamabad

Abstract

The Holy Qur'an is the divine revelation of Allah Almighty, sent down to Prophet Muhammad (PBUH), and as a Prophet, it became His responsibility to explain and interpret the Qur'an and convey its commandments to the people. Many verses of the Qur'an are explained through the life and Hadith of the Prophet (PBUH). Similarly, there are numerous verses within the Qur'an that provide interpretation of other Qur'anic verses. The Prophet (PBUH) himself interpreted certain verses of the Qur'an through other verses, a method known as Tafseer al-Qur'an bil-Qur'an (interpretation of the Qur'an through the Qur'an), which scholars have recognized as the primary and foundational principle of Qur'anic exegesis. However, there is a difference of opinion among scholars and exegetes regarding which verse explains the meaning of another verse. This difference is evident in the field of Qur'anic exegesis, where one commentator may define the meaning of a verse through another verse, while another commentator may offer a different interpretation based on a different verse, which the first commentator did not mention. How does this difference of opinion affect the meaning of a Qur'anic verse? What type of impact does it have? And based on the context of the Qur'anic verses, which interpretation aligns with the context (siyāq) of the verses, and which one contradicts it? This paper addresses these questions in detail, providing a comparative study of Ma'ariful Qur'an by Maulana Mufti Muhammad Shafi' and Tafseer al-Kawthar by Mohsin Ali Najafi.

Keywords: Exegesis, Tafseer al-Qura'an bil-Qur'an, Siyaq, Rai'y, Muna'sbat

تعارف:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل کیا ہے اور بحیثیت نبی آپ کی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ قرآن مجید کی توضیح اور تفسیر کریں اور لوگوں کو اس کے احکام بیان کریں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات ایسی ہیں جن کی

* Email of corresponding author: muhammad.umar@numl.edu.pk

تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی یعنی سیرت اور حدیث سے ملتی ہے۔اسی طرح قرآن مجید میں بہت سی آیات ایسی بھی ہیں جو کہ قرآن مجید کی آیات کی ہی تفسیر کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بھی بعض قرآنی آیات کی تفسیر قرآنی آیات کے ذریعے کی ہے۔ جس کو اہل علم نے تفسیر القرآن بالقرآن کا نام دیا ہے اور قرآن کریم کی تفسیر کا پہلا اور بنیادی اُصول قرار دیا ہے۔ البتہ کون سی آیت کس آیت کے معنی کو بیان کرتی ہے علماء مفسرین کا اس بارے میں اختلاف ہے جس کا عملی مظاہرہ قرآنی تفسیری ادب میں واضح ہے کہ ایک مفسر قرآنی آیت کے معنی کا تعین دوسری آیت کے ذریعے سے کرتے ہیں البتہ دوسرا مفسر اسی ہی آیت کے معنی دوسری آیت کے ذریعے سے بیان کرتے ہیں جس کا ذکر پہلے مفسر نے نہیں کیا، مفسرین کا یہ اختلاف قرآنی آیت کے معنی پر کتنا اثر انداز ہوتا ہے؟ اور وہ اثر کس نوعیت کا ہوتا ہے؟ اور سیاق قرآنی کو بنیاد بناتے ہوئے کس مفسر کا بیان کردہ معنی سیاق کے اعتبار سے بلکل درست ہے اور کون سا معنی سیاق قرآنی کے مخالف ہے؟ ان سوالات کے جوابات کو زیر نظر مقالہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ البتہ بطور تقابلی مطالعہ کہ اس مقالہ تفسیر معارف القرآن از مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور تفسیر الکوثر از محسن علی نجفی صاحب کو منتخب کیا گیا ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن کا مفہوم:

تفسیر القرآن بالقرآن سے مراد قرآنی آیات کی تفسیر قرآنی آیات کی مدد سے کرنا[1]۔ امام ابن تیمیہ قرآنی تفسیر میں اسے بہترین اور صحیح ترین اسلوب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

> " تفسیر کا صحیح ترین اسلوب یہ ہے کہ قرآن مجید کی (آیات کی تفسیر) قرآن مجید (کی آیات) ہی سے کی جائے کیونکہ اس میں جو بات ایک جگہ مجمل ہے اسی بات کی دوسرے مقام پر تفسیر کر دی گئی ہے اور جو بات ایک جگہ مختصر ہے وہی بات اس میں دوسری جگہ پر تفصیل سے بیان کر دی گئی ہے "[2]۔

تفسیر القرآن بالقرآن کی اہمیت:

تفسیر القرآن کا بنیادی مصدر خود قرآن پاک ہے۔ تفسیر القرآن کے بارے میں ایک قول بہت مشہور ہے کہ "القرآن یفسر بعضه بعضاً"۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں ایک جگہ اجمال و اختصار سے بات کی ہے وہیں دوسری جگہ اس کی وضاحت اور تفصیل بھی کر دی ہے۔ اسی وجہ سے تفسیر کی تمام انواع میں سے تفسیر القرآن بالقرآن کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے[3]۔

قرآن مجید کی آیات ایجاز و اطناب، اجمال و تبیین، مطلق و مقید اور عموم و خصوص وغیرہ پر مشتمل ہے۔ یعنی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کہیں مختصر آیات اور کہیں ان کی تفصیل، اسی طرح کہیں مجمل آیات اور کہیں ان کی مبین، کہیں مطلق آیات اور کسی جگہ اس کی مقید ہونا، کہیں عام اور کہیں اسی عام کو خاص کرکے بیان کیا ہے۔ یہ قرآن مجید کا اسلوب بیان ہے[4]۔

تفسیر معارف القرآن کا تعارف اور منہج و اسلوب:

صاحب تفسیر کا مختصر تعارف: مولانا مفتی محمد شفیع ضلع سہانپور کے مشہور قصبہ دیوبند محلہ "بڑے بھائیاں" میں 1314ھ بمطابق 1857ء کو پیدا ہوئے اور 1396 ہجری بمطابق 1976 کو کراچی میں فوت ہوئے۔ آپ نے متعدد کتب تحریر کی جن میں سے زیادہ

مشہور تفسیر معارف القرآن، احکام القرآن، تقریر ترمذی، چہل حدیث، اسلام کا نظام اراضی، آلات جدید، ایمان و فکر قرآن کی روشنی میں، اسلام کا نظام تقسیم دولت، اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق، ووٹ اور ووٹر کی شرعی حیثیت، سیرت خاتم الانبیاء جیسی کئی کتابیں شامل ہیں۔

تفسیر معارف القرآن کا تعارف اور منہج اسلوب: اس تفسیر کا نام معارف القرآن ہے اور یہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے اس تفسیر میں دور حاضر کے مسائل کو بیان کیا ہے۔ یہ تفسیر فقہی رجحان کے پیش نظر لکھی گئی ہے۔ اس تفسیر میں شیخ الہند محمود الحسن کا ترجمہ، بیان القرآن کی شرح و تسہیل، ملحدین کے شکوک و اعتراض کا ازالہ اور عصری ضروریات، تہذیب جدید کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم کا پیغام امت کے سامنے رکھا گیا ہے۔

الکوثر فی تفسیر القرآن کا تعارف اور منہج واسلوب:

صاحب تفسیر کا مختصر تعارف: شیخ محسن علی نجفی پاکستان کے شمالی علاقہ جات اسکردو بلتستان کی تحصیل کھرمنگ کے گاؤں "منٹھوکھا" میں 1938ء کو پیدا ہوئے۔ اور ان کا انتقال 9 جنوری 2024ء کو اسلام آباد جامعۃ الکوثر میں ہوا۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم گھر میں والد صاحب سے حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے نجف، عراق چلے گئے جہاں اس دور کے ممتاز اساتذہ کرام سے جدید علوم سے بہرہ مند ہوئے۔ طالب علمی کے دور میں عربی زبان میں کتاب 'النہج السویٰ معنی المولی اوالولی" لکھی۔ اس کے علاوہ متعدد تصانیف بھی ہیں جس میں الکوثر فی القرآن، بلاغ القرآن ترجمہ و حاشیہ قرآن، النہج النسوی فی معنی المولی اوالولی عربی، دراسات الایدا ولوجیۃ المقارنۃ، محنت کا اسلامی تصور، فلسفہ نماز، راہنماء اصول، تلخیص المنطق للعلامۃ المظفر، تلخیص المعانی للتفتازانی، تدوین و تحفظ قرآن، فقہ اسلامی، اور مارکسزم، شرح و ترجمہ زہراء سلام اللہ علیہا جیسی اہم ترین کتب شامل ہیں۔

الکوثر فی تفسیر القرآن کا تعارف و منہج: اس تفسیر کا نام الکوثر فی تفسیر القرآن ہے۔ یہ تفسیر مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور سے شائع ہوئی۔ یہ تفسیر 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کا اسلوب "اصلاحی اور تربیتی" ہے یعنی شروع سے لے کر آخر تک قرآنی آیات کی تفسیر کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ اس تفسیر کی پہلی جلد میں ایک تفصیلی مقدمہ ہے اور قرآنیات کی مختلف ابحاث کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ وحی، معجزہ، نسخ، تدوین قرآن اور عدم تحریف جیسے کئی انتہائی دقیق ابحاث کو بہترین و دلنشین انداز میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ عام طور پر تفسیر ترتیبی میں "موضوعات" کے حوالے سے ایک تشنگی محسوس کی جاتی ہے اس کمی کا تدارک ہر جلد کے آخر میں ایک بہترین موضوعاتی فہرست کی صورت میں کیا گیا ہے گویا ترتیبی ہونے کے ساتھ اس اعتبار سے یہ تفسیر موضوعاتی بھی قرار پائی ہے اور قرآنی موضوعات پر تحقیق کرنے والے اردو زبان محققین کے لیے بہترین منبع کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر کہیں اختلافی موضوعات کا تذکرہ آتا ہے تو منطقی انداز اور دلنشین پیرائے میں آیات و روایات کا سہارا لے کر انہیں حل کیا گیا ہے۔ ہر سورۃ کی ابتداء میں اس سورۃ کے حوالے سے تعارفی گفتگو کی گئی ہے۔ جدید سائنسی نظریات کو انتہائی نفاست کے ساتھ شامل بحث کیا گیا ہے اور یوں سائنسی ذوق رکھنے والے دانشوروں کو قرآن کریم کی نورانیت حاصل کرنے کا ایک موقع فراہم کیا گیا ہے۔ اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہونے والی آیات کو فریقین سے منقول روایات کا سہارا لے کر واضح کیا گیا ہے۔ لغت کے

ماہرین کے کلام کا سہارا لے کر مشکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ ایک جدید اور خاص اسلوب جو اس تفسیر کو ممتاز کرتا ہے وہ آیات کی تفسیر کے بعد اہم نکات کا خلاصہ، جس کے ذریعے قاری اپنے زیر مطالعہ آیات کے مطالب کو آسانی سے ذہن نشین کر سکتا ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن میں اختلاف اور قرآن پاک کی تفسیر میں اس کے اثرات:

تفسیر القرآن کا سب سے اہم اسلوب تفسیر قرآن بالقرآن ہے۔ جس میں چند آیات کے معنی کو انہی کے مشابہ آیات یا ایک جیسے موضوع کی آیات سے بیان کیا گیا ہے، جو قرآنی لفظ، جملے یا موضوع کے فہم میں مدد دیتی ہیں۔ یہ تفسیری اسلوب کلام الٰہی کے فہم کے لیے بنیادی اور نہایت قابل اطمینان شمار کیا جاتا ہے۔ تفسیر القرآن بالقرآن میں بعض اوقات کسی آیت کے مطلب یا فہم کو واضح کرنے کے لیے کسی دوسری آیت کا سہارا لیا جاتا ہے اسی طرح بعض اوقات ایک مفسر ایک آیت کی تفسیر میں دوسری آیت لے آتا ہے حالانکہ کوئی دوسرا مفسر اسی آیت کی تفسیر میں کوئی دوسری آیت لے کر آتا ہے۔ اس طرح کبھی کبھار عمومی حکم کو خاص اور خاص کو عام کر دیا جاتا ہے جس سے تفسیر پر اثرات پڑتے ہیں، ان اثرات کو درج ذیل امثلہ کے ذریعے واضح کیا جاتا ہے۔

مثال نمبر:1

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ءَاَنْذَرْتَہُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ[5]

ترجمہ: کافروں کو آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے، وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

مولانا مفتی محمد شفیع اس آیت کے معنی کو درج ذیل آیت کے ذریعہ سے بیان کیا:

خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّ مِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ[6]

ترجمہ: یعنی اللہ نے تم سب کو پیدا کیا، پھر کچھ لوگ تم میں سے مؤمن اور کچھ کافر ہو گئے۔[7]

جب کہ علامہ محسن علی نجفی نے اس آیت کے معنی کو درج ذیل آیت کے ذریعہ سے بیان کیا ہے:

وَجَحَدُوا بِہَا وَاسْتَیْقَنَتْہَا أَنفُسُہُمْ۔[8]

ترجمہ: وہ ان نشانیوں کے منکر ہوئے حالانکہ ان کے دلوں کو یقین آ گیا تھا۔[9]

آیت کے سیاق وسباق کے لحاظ سے پہلے مؤمنین کی نشانیاں، پھر کافر کی نشانیاں اور پھر منافقین کی نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔ اس سیاق کو سامنے رکھتے ہوئے اس آیت کی تفسیر میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب جو آیت لائے ہیں جس کا ترجمہ ہے: "تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مسلمان ہے"۔ یہ آیت سیاق کے اعتبار سے اس آیت سے نہیں ملتی بلکہ یہ آیت سیاق کے اعتبار سے مطلوبہ آیت سے مختلف ہے۔ اس کے مقابلے میں محسن علی نجفی صاحب جو آیت لائے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے: "اور انہوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے ان نشانیوں کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان نشانیوں کا یقین کر چکے تھے"۔ محسن علی نجفی صاحب کی بطور تفسیر پیش کی ہوئی آیت زیادہ مناسب تفسیر کر رہی ہے کیوں کہ یہ آیت سیاق کے اعتبار سے مناسبت رکھتی ہے۔

مثال نمبر:2

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَ عَلٰی سَمْعِہِمْ[10]

ترجمہ: اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے۔

مولانا مفتی محمد شفیع اس آیت کے معنی کو درج ذیل آیت کے ذریعہ سے بیان کیا:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ[11]

ترجمہ: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔[12]

اور علامہ محسن علی نجفی نے اس آیت کے معنی کو درج ذیل آیت کے ذریعہ سے بیان کیا ہے:

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا[13]

ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کر دیا۔[14]

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ[15]

ترجمہ: پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے۔[16]

آیت کے سباق پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں کافروں کی نشانیاں بتائی جارہی ہے اور ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ بھی بیان کی جارہی ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے۔ اس سیاق کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی تفسیر میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے جو آیت پیش کی ہے اس کا ترجمہ ہے: "کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھادیا ہے ان کی کمائیوں نے"۔ یہ آیت سیاق کے اعتبار سے اس آیت سے ملتی ہے۔ اسی طرح محسن علی نجوی صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں دو آیات ذکر کی ہیں۔ جن کا ترجمہ ذیل میں بیان ہوا ہے: "ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کر دیا"۔ اسی طرح ایک اور آیت بیان ہوئی ہے جس کا ترجمہ ہے: "پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے"۔

محسن علی نجفی صاحب کی بیان کی ہوئی یہ دونوں آیات سیاق کے اعتبار سے اس آیت کی تفسیر کرتی ہیں۔ چنانچہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور محسن علی نجوی صاحب نے اپنے اجتہاد کی مدد سے اس آیت کی تفسیر میں جو آیات پیش کی ہیں وہ اس آیت کے سیاق و سباق سے مناسبت رکھتی ہیں۔

مثال نمبر:3

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ[17]

ترجمہ: اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے تو تم اس جیسی ایک سورت بنالاؤ۔

مفتی شفیع اس آیت کی تفسیر اس آیت سے بیان کی ہے:

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ-قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ[18]

ترجمہ: جو لوگ آخرت میں ہمارے سامنے آنے کے منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اسی جیسا ایک اور قرآن بنادیجئے یا اسی کو بدل دیجئے، تو آپ فرما دیجئے کہ میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس کو بدل ڈالوں۔[19]

علامہ محسن علی نجفی نے اس آیت کی تفسیر اس آیت سے بیان کی ہے:

قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا[20]

ترجمہ: کہہ دیجیے اگر انسان اور جن سب مل کر اس قرآن کی مثل لانے کی کوشش کریں تو وہ اس کی مثل نہیں لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔[21]

اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو مخاطب کرکے اپنی وحدانیت کی دلیل دی اور اس آیت میں قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اس کے نزول کا ذکر فرمایا ہے۔ اس آیت کے سیاق کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی تفسیر میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے جو آیت پیش کی ہے اس کا ترجمہ ہے: "تو ہم سے ملاقات کی امید نہ رکھنے والے کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے کر آؤ یا اسے تبدیل کردو۔ تم فرماؤ: مجھے حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے تبدیل کردوں"۔ یہ آیت سیاق کے اعتبار سے بہت کم مطلوبہ آیت سے ملتی ہے کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ چیلنج دیا ہے کہ وہ اس جیسا کلام بنا کر لائیں جبکہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب جو آیت اس کی تفسیر میں لے کر آئے ہیں اس میں ان لوگوں کے متعلق ہے جو کہ اللہ رب العزت کی ملاقات سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ یا اسے تبدیل کردو۔ اسی طرح محسن علی نجفی اس آیت کی تفسیر میں جو آیت لے کر آئے ہیں اس کا ترجمہ ہے: "تم فرماؤ: اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو"۔ محسن علی نجفی صاحب کی بطور تفسیر پیش کی ہوئی آیت زیادہ قریب المعنی ہے۔ کیوں کہ یہ آیت سیاق کے اعتبار سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔

مثال نمبر:4

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ[22]

ترجمہ: اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

مفتی شفیع اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یہ آیت پیش کرتے ہیں:

وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَۚ-وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا[23]

ترجمہ: اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار قائم کیے۔[24]

اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ[25]

ترجمہ: اپنے قول (عہد) پورے کرو۔[26]

علامہ محسن علی نجفی اس آیت کے معنی بیان کرتے ہوئے یہ آیت پیش کرتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ[27]

ترجمہ: بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔[28]

اس آیت سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے توحید و رسالت اور حشر و نشر پر دلائل دیئے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی عام نعمتوں کو ذکر فرمایا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم مجھ سے کیا ہوا عہد پورا کرو (یعنی میرا شکر بجالاؤ، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میری ہی عبادت کرو)، میں بھی تم سے کیا ہوا عہد پورا کروں گا (یعنی تمہیں جہنم سے آزاد کر کے جنت میں اعلیٰ زندگی عطا کرونگا)۔ اس آیت کی تفسیر میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے دو آیات پیش کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے: "اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار قائم کیے"۔ اسی طرح دوسری آیت جو پیش کی ہے اس کا ترجمہ ہے: "اپنے قول (عہد) پورے کرو"۔

سیاق کے اعتبار سے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی پیش کی ہوئی پہلی آیت بانسبت دوسری آیت کے زیادہ قریب کے معنی دے رہی ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی انعامات کو یاد کرایا گیا ہے۔ اسی طرح مطلوبہ آیت کی تفسیر میں محسن نجفی صاحب جو آیت پیش کرتے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے: "بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں"۔

محسن علی نجفی صاحب کی پیش کی ہوئی یہ آیت مطلوبہ آیت کے سیاق سے مختلف ہے۔ اسی لیے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی پیش کی ہوئی آیت سیاق سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔

مثال نمبر:5

کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً[29]

ترجمہ: "دراصل لوگ ایک گروہ تھے"۔

مفتی شفیع اس آیت کے معنی بیان کرتے ہوئے یہ آیت پیش کی:

وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَاخْتَلَفُوْا۟-وَ لَوْ لَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیْنَہُمْ فِیْمَا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ[30]

ترجمہ: اور سب لوگ ایک ہی امت تھے پھر مختلف ہوگئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہوچکی ہوتی تو ان کے درمیان ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ ہوگیا ہوتا۔[31]

وَ اِنَّ ہٰذِہٖۤ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ اَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنِ[32]

ترجمہ: اور بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو۔[33]

علامہ محسن علی نجفی اس آیت کا معنی بیان کرتے ہوئے یہ آیت پیش کرتے ہیں:

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَاؕ-لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِؕ-ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ[34]

ترجمہ: اللہ کی اس فطرت کی طرف جس پر اس نے سب انسانوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی تخلیق میں تبدیلی نہیں ہے یہی محکم دین ہے۔[35]

آیت کے سیاق پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی یاد دہانی کروائی ہے۔ اور اپنی نشانیوں کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ ان نشانیوں کے آجانے کے بعد کافروں نے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں تحریف کردی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ بتارہے ہیں کہ اصل میں سب لوگ ایک ہی امت تھے۔ اس آیت کی تفسیر میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے جو آیت پیش کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: "اور سب لوگ ایک ہی امت تھے پھر مختلف ہوگئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ ہوگیا ہوتا"۔ اسی طرح دوسری آیت جو پیش کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: "اور بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو"۔

اگر سیاق کے اعتبار سے دیکھا جائے تو مفتی صاحب کی بطور تفسیر پیش کی ہوئی پہلی آیت مطلوبہ آیت سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے کیونکہ ان دونوں آیات میں یہ واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ سب لوگ ایک ہی امت تھے لیکن بعد میں ان میں اختلاف پیدا ہو گئے۔ اسی طرح اس آیت کی تفسیر میں محسن علی نجفی صاحب جو آیت پیش کرتے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے: "(یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہ کرنا۔ یہی سیدھا دین ہے"۔ اگر اس آیت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت فطرت اور تخلیق کے متعلق ہے جبکہ مطلوبہ آیت تخلیق پر بحث نہیں کرتی یا عام الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ آیت عام ہے جبکہ مطلوبہ آیت خاص تھی۔ اسی طرح اس سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی پیش کی ہوئی آیت سیاق سے زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔

مثال نمبر:6

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ[36]

ترجمہ: آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کردی گئیں۔

مولانا مفتی محمد شفیع اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یہ آیت پیش کی ہے:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ[37]

ترجمہ: اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بناتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان کے لیے حرام فرماتے ہیں۔[38]

علامہ محسن علی نجفی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یہ آیت پیش کرتے ہیں:

وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ[39]

ترجمہ: اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور بے شک ایسا کرنا گناہ ہے۔[40]

آیت کے سیاق وسباق کے لحاظ سے پہلے حرمت والے مہینوں اور اللہ تعالیٰ کے شعائر کی بے حرمتی سے منع کیا گیا اور پھر حلال و حرام کا تذکرہ کیا گیا۔ اس آیت میں بھی حلال چیزوں کے بارے میں بتایا جارہا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب جو آیت پیش کرتے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے: "اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بناتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان کے لیے حرام فرماتے ہیں"۔

یہ آیت سیاق کے اعتبار سے مطلوبہ آیت سے نہیں ملتی کیونکہ اس آیت کے سیاق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے بارے میں تذکرہ ہے۔اس کے مقابلہ میں محسن علی نجفی صاحب جو آیت لائے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے:"اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے"۔ محسن علی نجفی صاحب کی بطور تفسیر پیش کی ہوئی یہ آیت مطلوبہ آیت کی تفسیر ایک بہترین طریقے سے پیش کر رہی ہے یعنی محسن علی نجوی صاحب نے جو آیت بطور تفسیر پیش کی ہے وہ سیاق کے اعتبار سے مطلوبہ آیت سے مناسبت رکھتی ہے۔

خلاصہ ونتائج:

اس تحقیق کے خلاصہ ونتائج درج ذیل ہیں:

- قرآنی آیات کی تفسیر قرآنی آیات کی مدد سے کرنا تفسیر القرآن بالقرآن کہلاتی ہے۔
- تفسیر القرآن بالقرآن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کہیں مختصر آیات اور کہیں ان کی تفصیل،اسی طرح کہیں مجمل آیات اور کہیں ان کی مبین، کہیں مطلق آیات اور کسی جگہ اس کی مقید ہونا، کہیں عام اور کہیں اسی عام کو خاص کر کے بیان کیا ہے۔یہ قرآن مجید کا اسلوب بیان ہے۔
- تفسیر القرآن بالقرآن میں بعض اوقات کسی آیت کے مطلب یا فہم کو واضح کرنے کے لیے مفسرین اجتہاد کے ذریعے کسی دوسری آیت کو پیش کرتے ہیں۔ جس سے آیت کی تفسیر میں اختلاف پیدا ہونا ممکن ہے اور اس سے قرآنی آیت کے معنی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- تفسیر القرآن بالقرآن مفسرین کے اجتہاد کی صحت اور عدم صحت کو جاچنے کا وحد ذریعہ واصول "سیاق" ہے کیوں کہ سیاق ہی کے ذریعے قرآنی آیات کے معانی کی صحت کا تعین ہو سکتا ہے۔
- اس تقابلی مطالعہ سے یہ بات بلکل واضح ہے کہ تفسیر القرآن بالقرآن کے ذریعے بعض آیات کے معنی مفتی شفیع رحمہ اللہ نے سیاق کے بلکل موافق بیان کیے ہیں جیسا کہ مثال نمبر دو،چار اور پانچ۔البتہ کچھ آیات ایسی ہیں جن کے معنی بیان کرنے میں سیاق کا اعتبار نہیں کیا گیا جیسا کہ مثال نمبر ایک ، تین اور چھے۔ البتہ علامہ محسن نجفی صاحب نے بھی بعض قرآنی آیات کے معنی کو سیاق سے ہٹ کر بیان کیا ہے جیسا کہ مثال نمبر چار اور پانچ۔البتہ اکثر آیات ایسی ہیں جس کے معنی میں علامہ صاحب نے سیاق کی رعایت کی ہے جیسا کہ مثال نمبر ایک،دو، تین اور چھے۔

تفسیر القرآن بالقرآن کے اس تقابلی مطالعہ پر مزید تحقیق بھی کی جاسکتی ہے اور مفتی شفیع اور علامہ محسن علی نجفی کے علاوہ دیگر مفسرین کا تقابلی مطالعہ پیش کیا جاسکتا ہے۔

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

حوالہ جات وحواشی:

1 ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی، اصول تفسیر و تاریخ تفسیر، شعبہ قرآن و تفسیر، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، کورس کوڈ: 4611، ص: 195۔

Dr. 'Abd al-Hamīd Khān Abbāsī, "Uṣūl Tafsīr wa Tārīkh Tafsīr," Shūbah Qur'ān wa Tafsīr, 'Allāmah Iqbāl Open University, Course Code: 4611, p. 195.

2 ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبدالحلیم، مقدمہ فی اصول تفسیر، محقق الدکتور عدنان زرزور، المدرس بکلیۃ الشریعۃ جامعۃ دمشق، ص: 93۔

Ibn Taymīyah, Taqī al-Dīn Aḥmad bin 'Abd al-Ḥalīm, "Muqaddimah fī Uṣūl Tafsīr," Muḥaqqiq Dr. 'Adnān Zarzūr, Al-Mudarris Bikalāt al-Sharī'ah, Jam'iyyah Dimashq, p. 93.

3 ندوی، فیصل احمد، تفسیر اور اصول تفسیر، مکتبہ قاسم العلوم، 2016، ص: 26۔

Nadwī, Faisal Aḥmad, "Tafsīr aur Uṣūl Tafsīr," Maktabah Qāsim al-'Ulūm, 2016, p. 26.

4 ذہبی، ڈاکٹر محمد حسین، التفسیر والمفسرون، مکتبہ وھبہ، ج: 1، ص: 31۔

Dhahabī, Dr. Muḥammad Ḥusayn, "Al-Tafsīr wal-Mufassirūn," Maktabah Wahbah, Vol. 1, p. 31.

5 سورۃ البقرۃ، 2/6۔

Sūrah al-Baqarah, 2/6.

6 سورۃ التغابن، 64/2۔

Sūrah al-Taghābun, 64/2.

7 مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن، ج: 1، ص: 63۔

Muftī Muḥammad Shafī, "Ma'āriful Qur'ān," Maktabah Ma'āriful Qur'ān, Vol. 1, p. 63.

8 سورۃ النمل، 27/14۔

Sūrah al-Naml, 27/14.

9 محسن علی نجفی، الکوثر فی تفسیر القرآن، مصباح القرآن، ج: 1، ص: 228۔

Muḥsin 'Alī Najafī, "Al-Kawthar fī Tafsīr al-Qur'ān," Miṣbāḥ al-Qur'ān, Vol. 1, p. 228.

10 سورۃ البقرۃ، 2/7۔

Sūrah al-Baqarah, 2/7.

11 سورۃ المطففین، 83/14۔

Sūrah al-Muṭaffifīn, 83/14.

12 معارف القرآن، ج: 1، ص: 66۔

Ma'āriful Qur'ān, Vol. 1, p. 66.

13 سورۃ البقرۃ، 2/10۔

Sūrah al-Baqarah, 2/10.

14 الکوثر فی تفسیر القرآن، ج: 1، ص: 230۔

Al-Kawthar fī Tafsīr al-Qur'ān, Vol. 1, p. 230.

15 سورۃ الصف، 61/5۔

Sūrah al-Ṣaff, 61/5.

[16] الکوثر فی تفسیر القرآن، ج:1، ص:230۔

Al-Kawthar fī Tafsīr al-Qur'ān, Vol. 1, p. 230.

[17] سورۃ البقرۃ، 2/23۔

Sūrah al-Baqarah, 2/23.

[18] سورۃ یونس، 10/15۔

Sūrah Yūnus, 10/15.

[19] معارف القرآن، ج:1، ص:102-103۔

Ma'āriful Qur'ān, Vol. 1, pp. 102-103.

[20] سورۃ بنی اسرائیل، 17/88۔

Sūrah Banī Isrā'īl, 17/88.

[21] الکوثر فی تفسیر القرآن، ج:1، ص:243۔

Al-Kawthar fī Tafsīr al-Qur'ān, Vol. 1, p. 243.

[22] سورۃ البقرۃ، 2/40۔

Sūrah al-Baqarah, 2/40.

[23] سورۃ المائدۃ، 5/12۔

Sūrah al-Mā'idah, 5/12.

[24] معارف القرآن، ج:1، ص:146۔

Ma'āriful Qur'ān, Vol. 1, p. 146.

[25] سورۃ المائدۃ، 5/1۔

Sūrah al-Mā'idah, 5/1.

[26] معارف القرآن، ج:1، ص:147۔

Ma'āriful Qur'ān, Vol. 1, p. 147.

[27] سورۃ الرعد، 13/11۔

Sūrah al-Ra'd, 13/11.

[28] الکوثر فی تفسیر القرآن، ج:1، ص:283۔

Al-Kawthar fī Tafsīr al-Qur'ān, Vol. 1, p. 283.

[29] سورۃ البقرۃ، 2/213۔

Sūrah al-Baqarah, 2/213.

[30] سورۃ یونس، 10/19۔

Sūrah Yūnus, 10/19.

[31] معارف القرآن، ج:1، ص:448۔

Ma'āriful Qur'ān, Vol. 1, p. 448.

[32] سورۃ المؤمنون، 23/52۔

Sūrah al-Mu'minūn, 23/52.

[33] معارف القرآن، ج:1، ص:448۔

Ma'āriful Qur'ān, Vol. 1, p. 448.

[34] سورۃ الروم، 30/30۔

Sūrah al-Rūm, 30/30.

[35] الکوثر فی تفسیر القرآن، ج:1، ص:542۔

Al-Kawthar fī Tafsīr al-Qur'ān, Vol. 1, p. 542.

[36] سورۃ المائدۃ، 5/5۔

Sūrah al-Mā'idah, 5/5.

[37] سورۃ اعراف، 7/157۔

Sūrah al-A'rāf, 7/157.

[38] معارف القرآن، ج:3، ص:43۔

Ma'āriful Qur'ān, Vol. 3, p. 43.

[39] سورۃ الانعام، 6/121۔

Sūrah al-An'ām, 6/121.

[40] الکوثر فی تفسیر القرآن، ج:2، ص:476۔

Al-Kawthar fī Tafsīr al-Qur'ān, Vol. 2, p. 476.